امام شافعیؒ بحیثیت شاعر

ڈاکٹر محمد افضل ربانی

امام شافعی بطور فقیہ اتنا معروف ہیں کہ عالم اسلام کا ہر فرد' اس میدان میں ان کے تبحر علمی کا قائل ہے۔ ان کی فقاہت اور تفسیر وحدیث کی خدمات پر عربی' فارسی' اردو اور انگریزی میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن ان کی شاعرانہ حیثیت اور ادبی خدمات پر اردو میں کوئی جامع کام ہماری نظر سے نہیں گزرا زیر نظر مقالہ پر ہم نے فن شعر میں آپ کی حیثیت پر کلام کیا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

حسب و نسب:

آپ کا نام ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع تھا۔ آپ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے (۱)۔

پیدائش :۔

آپ کی جائے پیدائش کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ راجح قول یہی ہے کہ آپ ۱۵۰ھ میں فلسطین کے مشہور شہر غزہ میں پیدا ہوئے (۲)۔ آپ کے والد مکہ معظمہ کے رہنے والے تھے۔ وہ غزہ چلے آئے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا (۳)۔ دو سال بعد آپ کی والدہ آپ کو مکہ معظمہ لے آئیں (۴)۔ آپ نے مکہ میں بحالت یتیمی اپنی والدہ کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید یاد کرلیا اور دس سال کی عمر میں موطا امام مالک یاد کرلیا (۵)۔

دیہاتی زندگی کا اختیار:

آپ نے فصاحت و بلاغت حاصل کرنے کیلئے افصح العرب قبیلہ ھذیل میں رہنا اختیار فرمایا (٦) ۔ کیونکہ بنو ھذیل ادب، شاعری، فصاحت اور خطابت میں بے حد معروف تھے (٧) ۔ ان کے (بنو ھذیل) کے کلام کا ایک دیوان ••• "دیوان الھذلیین" کے نام سے چھپ چکا ہے۔

امام شافعی بنو ھذیل کے ساتھ سترہ سال رہے (٨) ۔ بغدادی کے بقول آپ نے بیس سال بنو ھذیل میں گزارے (٩) ان کے ہمراہ سفر کیئے اور بادیہ پیائی کی جس کی وجہ سے آپ کی زبان خالصتہ فصیح عربی میں رنگی گئی، عرب شعراء کا کلام، امثال، محاورات اور ایام العرب و انساب العرب آپ کو ازبر ہو گئے (١٠) ۔

فقہ اسلامی کی طرف توجہ:

بنو ھذیل میں سترہ سال گزارنے کے بعد جب آپ واپس مکہ معظمہ آئے تو آپ نے اہل مکہ میں اپنی ادبی و شاعرانہ قابلیت کی دھاک بٹھا دی۔ آپ فرماتے ہیں ایک دن مجھے میرے خاندان کے ایک بزرگ نے فرمایا "اے ابو عبداللہ میرے لیے یہ بات بہت گراں ہے کہ آپ میں اتنی فصاحت، بلاغت ادب اور سمجھ کے باوجود فقہ نہ ہو۔ اگر آپ فقہ بھی حاصل کر لیں تو آپ اپنے دور کے سردار بن سکتے ہیں"۔ میں نے عرض کیا "مجھے کیا کرنا چاہئے" انہوں نے فرمایا "مسلمانوں کے سردار مالک بن انس کے پاس چلے جاؤ"۔ یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں نے دوبارہ موطا یاد کرنا شروع کیا اور نو راتوں میں یاد کر لیا۔ پھر امام مالک کے ہاں مدینہ منورہ چلا گیا اور ان سے علوم حاصل کرنا شروع کیئے (١١) ۔ آپ امام مالک کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ امام مالک ١٧٩ھ میں فوت ہو گئے۔ اس وقت امام شافعی کی عمر ٢٩ سال تھی اور فقہ میں درجہ سند رکھتے تھے (١٢) ۔

آپ کی ادبی زندگی:

چونکہ آپ نے اپنی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ عرب کے فصیح ترین قبیلہ بنو ھذیل میں گزارا تھا اسلئے آپ کی زبان میں فصاحت، سلاست طلاقت اور شعر گوئی کا ملکہ بدرجہ اتم پیدا ہو گیا (١٣) ۔ علماء اسماء الرجال، مؤرخین اور نقاد نے آپ کی ادبی صلاحیتوں کو خوب سراہا ہے۔

زمخشری کہتے ہیں:۔

"انہ کان اعلی کعبا واطول باعا فی کلام العرب۔ [۱۴]

کہ آپ کلام عرب سمجھنے میں ماہر تھے اور یدطولی رکھتے تھے۔

اس کے علاوہ زمخشری نے امام شافعیؒ کی ادبی فضیلت پر بھی ایک کتاب بعنوان "شافی العی من کلام الشافعی" لکھی (۱۵)۔

محمد الخضری کہتے ہیں:

"شافعی فصاحت اور ادب میں جاحظ سے کم نہیں تھے" (۱۶)۔

احمد حسن الزیات کہتے ہیں:

"وھو حجة فی اللغة وآیة فی الانساب والاخبار وقد بلغ من المکانة فی الادب والدرایة فی اللغة ان قرأعلیہ الاصمعی اشعار الھذلیین [۱۷]۔

کہ شافعی لغت، انساب اور اخبار میں حجت تھے۔ ادب اور لغت میں آپ کا یہ مقام کہ اصمعی جیسے لغوی نے آپ سے اشعار الہذلیین پڑھے۔

الاسنوی طبقات الشافعیہ میں لکھتے ہیں:

"وکان قولہ حجة فی اللغة کقول امرئ القیس ولبید ونحوھما۔ [۱۸]

امرؤالقیس اور لبید جیسے (شعراء) کی طرح آپ (شافعیؒ) کا قول لغت میں حجت ہے۔ ابن حاجب اپنی معروف تصنیف "تصریف" میں امام شافعی کے قول کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

الاسنوی کہتے ہیں:

"ولھذا عبر ابن الحاجب فی تصریفہ بقولہ وھی لغة الشافعی کما یقولون لغة تمیم وربیعة۔ [۱۹-ا]

یاقوت لکھتے ہیں:۔ سمعت ابن ھشام یقول الشافعی کلامہ لغة یحتج بھا [۱۹-ب] کہ شافعی کا کلام

بطور دلیل لایا جاتا ہے۔

ابن خلکان کہتے ہیں:۔

"اجتمعت فیہ من العلوم ... وغیر ذلک من معرفۃ کلام العرب واللغۃ والعربیۃ والشعر حتی ان الاصمعی مع جلالۃ قدرہ فی ھذا الشان قرأعلیہ اشعار الھذلیین۔ (۲۰)

کہ امام شافعی بہت سارے علوم پر دسترس رکھتے تھے .... آپ کو کلام عرب، لغتہ، عربی زبان اور شعر پر مکمل گرفت تھی حتی کہ اصمعی جیسے ماہر لغت نے بھی آپ سے اشعار الھذلیین پڑھے۔

بغدادی کہتے ہیں:

"ومن زعم انہ علی مثل محمد بن ادریس فی علمہ و فصاحتہ ومعرفتہ وثباتہ وتمکنتہ فقد کذب۔ (۲۱)۔

کہ جو شخص سمجھتا ہو کہ وہ علم، فصاحت، معرفت، استقلال اور مرتبہ میں امام شافعی کے برابر ہے وہ جھوٹا ہے۔

احمد امین کہتے ہیں کہ:

"بنو ھذیل کے ساتھ قیام نے شافعیؒ میں لغت اور شعر کی معرفت پیدا کر دی" (۲۲)۔

فہم قرآن مجید سے متعلق آپ کا قول ہے کہ میں نے قرآن مجید یاد کیا تو ایسا کوئی حرف نہیں تھا جس کا معنی اور مطلب مجھے نہ آتا ہو (۲۳)۔

آپ بحیثیت شاعر:۔

قدرت نے امام شافعیؒ میں بہت ساری خصوصیات و دیعت فرمائی تھیں۔ آپ مفسرؒ محدث، فقیہ، لغوی اور بہت سارے دیگر علوم میں درجہ امامت پر فائز تھے۔ شعرگوئی اور شعرفہمی میں آپ کا مرتبہ طبقہ اولی کے شعراء سے کم نہیں۔ آپ خود فرماتے ہیں:۔

ولولا الشعر بالعلماء یزری لکنت الیوم اشعر من لبید [۲۴]

کہ اگر شعرگوئی علماء کیلئے معیوب نہ ہوتی تو آج میں لبید سے بڑا شاعر ہوتا۔

ماہرین فن شعر، علماء اسماء الرجال اور مؤرخین نے شعرگوئی اور شعرفہمی میں آپ کی قابلیت اور مہارت کو تسلیم کیا ہے (۲۵)

ابن رشیق کہتے ہیں:۔

"فکان من احسن الناس افتنانا فی الشعر [۲۶]"۔

کہ آپ (امام شافعی) فن شعر میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ مہارت رکھتے تھے۔

الاسنوی کہتے ہیں:۔

... "ذا شعر غریب" [۲۷] کہ آپ کے اشعار بڑے اچھوتے ہیں۔

ابن خلکان کہتے ہیں:۔

"وللامام الشافعی اشعار کثیرۃ" [۲۸] کہ امام شافعی نے بہت سارے اشعار کہے۔

احمد امین کے نزدیک اصمعی جیسے لغوی کا آپ سے اشعار الھذلیین، واشعار الشنفری پڑھنا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ فن شعر میں ماہر تھے۔ (۲۹)

امام شافعی کی شعرفہمی سے متعلق النویری نے "نہایتہ الادب" میں ایک واقعہ لکھا ہے:۔

"...امام شافعی کا اپنے چند رفقاء کے ساتھ ایک جگہ سے گزر ہوا۔ آپ نے ایک مغنیہ کی آواز سنی جو گا رہی تھی:۔

خلیلی ما بال المطایا کانھا۔ نراھا علی الاعقاب بالقوم تنکص۔

آپ رک گئے۔ جب گیت ختم ہوا تو آپ نے اپنے رفقاء میں سے ابراہیم سے پوچھا "کیا آپ کو یہ گیت پسند آیا"۔ انہوں نے جواب دیا "نہیں"۔ آپ نے فرمایا "تمہارے اندر حس ہی نہیں ہے" [۳۰]۔

اس میں شک نہیں کہ امام شافعی نے جس طرح اپنی زندگی کا آغاز فصحاء عرب اور عظیم شعراء کے ساتھ رہنے سے کیا' اگر چاہتے تو اس دور کے عظیم ترین شعرا میں شمار ہوتے لیکن آپ نے اس فن کی بجائے ایک بلند اور اعلی منزل کو اپنا مقصد بنایا تاہم آپ نے مختلف دینی ومعاشرتی موضوعات پر شعر کہے ہیں۔ جو معیار اور فن کے اعتبار سے کسی طرح کم نہیں (۳۱)

آپ کا کلام ادب کی معروف کتب اور اسماء الرجال کے مصادر میں جگہ جگہ ملتا ہے ۔ اس کے علاوہ مختلف فضلاء کی تعلیقات کے ساتھ کئی بار دیوان کی شکل میں بھی چھپ چکا ہے (۳۲) ۔

آپ کے دور میں شاعری کے موضوعات:۔

امام شافعیؒ کا دور علمی اور فکری ترقی کا زریں عہد شمار ہوتا ہے۔ یہ تدوین علوم کا دور تھا۔ اس عہد میں دیگر علوم و فنون کی طرح فن شعر نے بھی خوب ترقی کی یہ فن اس دور میں ہردل عزیز تھا اور اجتماعی زندگی پر اس کا گہرا اثر تھا (۳۳) ۔

بنو امیہ کے دور میں شاعری میں دور جاہلیت کی تقلید جاری رہی۔ اس عہد کے شعراء دور جاہلیت کے شعراء کے طریق کو پیش نظر رکھتے تھے (۳۴) ۔ مگر عباسی دور میں شعراء نے اس روایت (تشبیب' وقوف' اطلال' اور وصف ناقہ) کو توڑا (۳۵) اور اس فن میں جدید موضوعات کی راہ پیدا کی جو مذہبی' سیاسی معاشرتی اور تمدنی انقلاب پر مشتمل تھے ۔ اس دور میں مدح' ہجو' وصف خمر اور غزل المذکر میں اضافہ ہی ہوا۔ بلکہ موخر الذکر (غزل المذکر) صنف تو ہے ہی عباسی دور کی پیداوار (۳۶) ۔

موضوعات کے تغیر کے ساتھ ساتھ الفاظ اور اسلوب میں تغیر واقع ہوا۔ غریب اور نامانوس الفاظ کا استعمال متروک ہوگیا۔ البتہ عجمیوں کے اختلاط کی وجہ سے اس دور کی شاعری عجمی ثقافت سے بھی متاثر ہوئی (۳۷) ۔

اس دور کے عظیم شعراء میربشار بن برد۔(۹۵۔۱۶۷ھ) ابو نواس (۱۴۵۔۱۹۸ھ) ابوالعتاھیہ (۱۳۰۔۲۱۱ھ) ابو تمام (۱۹۲۔۲۳۱ھ) البحتری (۲۰۶۔۲۸۴ھ) ہیں (۳۸) ۔

آپ کی شاعری:۔

مورخین و نقاد کی آراء اور امام شافعی کی شاعری (جو اس وقت ہمارے سامنے ہے) کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ آپ کو شاعری سے وابستگی تھی اور اس فن پر پوری گرفت تھی (۳۹) آپ کی شاعری آپ کے دور کے مروجہ اسلوب کی عکاسی کرتی ہے جس میں حلاوت بھی ہے اور ملاحت بھی۔ آپ کے اشعار میں جودت اور سلاست بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس میں مبالغہ، تعقید لفظی و معنوی قطعاً نہیں۔ آپ کی شاعری فحاشی و سخیف الفاظ سے پاک ہے۔

آپ کا کلام نہایت سادہ ہے۔ جس میں غریب و نامانوس الفاظ قطعاً نہیں۔

امام شافعی قرآن و حدیث کے ایک جلیل عالم تھے۔ اس لیے آپ کے کلام میں قرآنی تراکیب اور اسلوب حدیث نبوی جگہ جگہ ملتا ہے:

وارض اللہ واسعۃ ولکن
اذ انزل القضاء ضاق الفضاء (۴۰)

قرآنی ترکیب ہے:۔

قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھا جروا فیھا (۴۱)

یرید المرء ان یوتی مناد
ویابی اللہ الا ما ارادا (۴۲)

قرآنی ترکیب ہے:۔

ویابی اللہ الا ان یتم نورہ، (۴۳)

ان الملوک بلاء حیثما حلوا
فلایکن لک فی ابوابھم ظل (۴۴)

قرآنی ترکیب ہے:

ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا (۴۵)۔

اسی قسم کے اور بہت سارے اشعار آپ کے دیوان میں ہیں ۔ قرآنی تراکیب سے مشابہت کے علاوہ آپ کے کلام میں قرآنی آیات کی معنوی ترجمانی بھی جگہ جگہ موجود ہے۔

امام شافعی کا مرتبہ فن حدیث میں بھی مسلم ہے (۴۶) ۔ آپ نے اپنے کلام میں جگہ جگہ تراکیب حدیث نبوی ؐ کو (لفظاً و معناً) استعمال کیا ہے:۔

وما الصمت الا فی الرجال متاجر '

وتاجره یعلو علی کل تاجر (۴۷)

ترکیب حدیث:۔

فلیقل خیرا او لیصمت (۴۸)

واد زکاة الجاه واعلم بانها

کمثل زکاة المال تم نصابها (۴۹)

ترکیب حدیث:۔

ادوا زکاة اموالکم (۵۰)

وکذا الغنی هو الغنی بحاله

لیس الغنی بملکه وبماله (۵۱)

ترکیب حدیث:۔

لیس الغنی عن کثرة العرض ولکن الغنی غنی النفس (۵۲)

امام شافعیؒ کو جاہلی شاعری پر مکمل گرفت تھی (۵۳) آپ نے اپنی شاعری میں دور جاہلیت کے شعراء کی تراکیب اور اسلوب کو اپنایا ہے:۔

یالهف نفسی علی مال ارقه

علی المقلین من اهل المروات (۵۴)

شعر قدیم میں ہے:۔

الهفي بقرى سحبل حين احلبت

علينا الولايا والعدد المباسل (۵۵) الف

يالهف نفسي على الشباب ولم

افقد به اذ فقدته امما (۵۵) ب

كيف الوصول الى سعاد ودونها

قلل الجبال ودونهن حتوف

والرجل حافية ولالى مركب۔

والكف صفر والطريق مخوف (۵۶) الف

شعر جاہلی:۔ بانت سعاد فقلبی الیوم متبول مقیم اثرها لم يجز مكبول (۵۶) ب

یار اکبا قف: بالمحصب من منی ۔ واهتف بقاعد خيفها والناهض (۵۷)

شعر قدیم میں ہے:۔

قفانبک من ذكرى حبيب و منزل

بسقط اللوى بين الدخول فحومل (۵۸)

فقہی مسائل کے استنباط کیلئے امام شافعیؒ (قرآن و حدیث کے علاوہ) حسب ضرورت جاہلی دور کے شعراء کا کلام بطور دلیل پیش کرتے ہیں جس سے آپ کی شعرگوئی، شعر فہمی اور اس فن میں آپ کی فضیلت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اپنی معروف کتاب "الام" میں باب "المشی الی الجمعۃ" کے تحت آیت "واذانودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ" فاسعوا کے مادہ "السعی" کے معنی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ومعقول ان السعى فى هذا الموضع الحمل"

قرآنی آیات سے استشہاد کے بعد جاہلی شعرا میں سے زہیر کے کلام سے دلیل پیش کرتے ہیں:۔

سعی بعدهم قوم لکی یدرکوهم
فلم یفعلوا ولم یلیموا ولم یالوا (۵۹)

کتاب "الام" باب الاستنجاء کے تحت "استقبال و استد بار قبلہ" کے مسالہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ونهی عن الروث والرمة وان یستنجی الرجل بیمینه قال الشافعی الرمة العظم البالی ۔ قال الشاعر:

اما عظامها فرم
واما لحمها فصلیب (۶۰)

لفظ رمہ کا معنی پرانی ہڈی ۔ اس معنی کی توثیق کیلئے دلیل شعر قدیم سے دی ہے

کتاب "الام" باب دخول مکة لغیر ارادة حج ولا عمرة"

قرآنی آیت

"واذ جعلنا البیت مثابة للناس وامنا"

لفظ مثابہ کا معنی بیان کرتے ہیں:۔

المثابة فی کلام العرب الموضع یثوب الناس الیه ویئوبون یعودون الیه بعد الذهاب منه ۰ وقد یقال ثاب الیه اجتمع الیه ۰۰۰

اس معنی کی توثیق کیلئے ورقہ بن نوفل کے شعر سے دلیل دیتے ہیں۔

مثابا لافناء القبائل کلها
تخب الیه الیعملات الذوامل (۶۱)

اسی کے لئے خداش بن زہیر النصری کے شعر سے بھی استدلال کیا ہے:۔

فما برحت بکر تتوب وتدعی

ویلحق منهم اولون وآخر (۶۲)

شفعہ کے مسئلہ پر دوران بحث آپ سے پوچھا گیا "افتوجدنی مایدل اسم الجوار یقع علی الشریک" کہ کیا "جوار" کا اطلاق "شریک" پر ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں ' بیوی پر بھی لفظ جوار کا تعلق ہوتا ہے۔ اور دلیل میں اعشی کا شعر پڑھا:۔

اجارتنا بینی فانک طالقۃ

وموموقۃ ماکنت فینا ووامقۃ

اجارتنا بینی فانک طالقۃ

کذا امور الناس تغدو وطارقۃ (۶۳)

آپ کی شاعری کے موضوعات:۔

آپ کے دور کے شعراء کو ان کے کلام کے تناظر میں مندرجہ ذیل طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

ا۔ سیاسی شعراء

ب۔ غزل گو شعراء

ج۔ مذہبی شعراء (۶۴)

ان میں سے ہر طبقہ کے شعراء اپنے اپنے موضوعات پر خوب طبع آزمائی کرتے تھے ۔ سیاسی شعراء' میں سے بعض خاندان عباسیہ کے ساتھ منسلک تھے جو اس خاندان اور عباسی خلفاء کی مدح میں طبع آزمائی کرتے' دوسری طرف علوی خاندان سے منسلک شعراء اپنے ممدوحین کی مدح سرائی کرتے تھے۔ غزل گو شعراء اپنی اپنی جولانی طبع کے مطابق معاشرہ سے داد وصول کرتے تھے ۔ گویا ان شعراء نے شاعری کو ذریعہ معاش' لہو ولعب اور دنیوی عزوجاہ کے ناجائز حصول کا وسیلہ بنایا ہوا تھا (۶۵) اس دور میں شعراء کا ایک ایسا طبقہ بھی تھا جن کی شاعری دینی موضوعات پر مشتمل تھی۔ ان زہاد شعراء میں ابو العتاہیہ (۱۳۰ھ) (ابو العتاہیہ کی زندگی کا (۱۸۰ھ) سے دور ثانی مراد ہے۔ جب اس نے لہو ولعب سے توبہ کر لی (۶۶) ۔ عبداللہ بن المبارک (۱۱۸۔ ۱۸۱ھ)

محمد بن کناسہ (۲۰۸م ھ) محمود الوراق (۲۳۰ھ م) معروف ہیں (۶۷) امام شافعیؒ کی شاعری اسی طبقہ کی نمائندہ ہے ۔ آپ کی علمی و جاہت زہد و تقوی اور تفقہ فی الدین کا تقاضا ہی یہی تھا کہ آپ ایمان' زہد و تقوی' فضیلت علم اور اصلاح معاشرہ جیسے عنوانات پر شعر کہیں۔ آپ کی شاعری کے موضوعات ہیں:

ایمانیات:۔

شهدت بان الله لارب غيره　　واشهد ان البعث حق واخلص (۶۸)

(میں نے گواہی دی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی پروردگار نہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا برحق ہے)

توكلت فی رزقی علی الله خالقی　　وايقنت ان الله لاشک رازقی (۶۹)

(میں نے اپنے رزق کے سلسلہ میں اللہ تعالی پر توکل کیا ہے کیونکہ وہی میرا خالق ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ میرا رازق صرف اللہ تعالی ہی ہے۔

ماشئت كان' وان لم اشا ۔ وماشئت ان لم تشالم يكن (۷۰)

(اے اللہ) تو جو چاہے وہی ہوگا۔ اس میں میری رضا کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا اور جو کچھ میں چاہتا ہوں' اگر تیری مشیت نہ ہو تو وہ نہیں ہو سکتا)

کم ضاحک والمنايا فوق هامته۔
لوكان يعلم غيبا مات من كمد (۷۱) ۔

(کتنے لوگ ہیں جو ہنسی خوشی میں مست ہیں! حالانکہ موت ان کے سر پر منڈلاتی ہے اگر وہ غیب جانتے تو غم و حزن سے مرجاتے)

ان كنت تغدو فی الذنوب جليدا
وتخاف فی يوم المعاد وعيدا (۷۲)

(اگر تو گناہوں میں لت پت ہے اور محشر کے دن سے ڈرتا ہے تو

لا تیاسن من لطف ربک فی الحشا
فی بطن امک مضغة و ولیدا (۷۳)

(اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جس نے تجھے شکم مادر میں اور اس کے بعد تجھے مایوس نہیں کیا)

معاشرت:۔

لقلع ضرس و ضرب حبس
و نزع نفس و رد امس
واکل ضب وصید دب
وصرف حب بارض خرس
اھون من وقفة الحر
یرجو نوالا بباب نحس (۷۴)

داڑھ نکالنے (کا پیشہ) اور قیدی کو مارنے (جلاد) کا (پیشہ) اور کل کی طرف لوٹ جانا، گوہ کھا لینا، ریچھ کا شکار کرنا اور محبت کا بیج بنجر زمین میں بونا اس امر سے بہتر ہے کہ ایک شریف آدمی منحوس کے دروازے پر بھکاری بن کر جائے۔ (اس شعر میں خود داری کی تعلیم دی ہے)

فاذا سمعت بان مجدودا حوی
عودا فاثمر فی یدیہ فصدق (۷۵)

(اگر تم سنو کہ ایک خوش نصیب انسان نے لکڑی ہاتھ میں لی اور وہ ثمربار ہو گئی تو یہ بات مان لو!)

اذا المرء افشی سرہ بلسانہ
ولام علیہ غیرہ فھوا حمق (۷۶)

(جب کوئی شخص خود اپنا راز دوسروں کو بتاتا ہے اور (افشا ہونے پر) دوسروں کو ملامت کرتا ہے تو وہ خود احمق ہے۔)

تعصی الالہ وانت تظھر حبہ

ھذا محال فی القیاس بدیع (۷۷)

(تو اللہ تعالی کی نافرمانی کرتا ہے اور اس سے اظہار محبت بھی کرتا ہے یہ بات عقلی اعتبار سے محال اور انوکھی ہے ناممکن اور محال ہے۔ (کہ محبت بھی ہو اور اسی کی معصیت بھی) (قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے)

نعیب زماننا والعیب فینا

وما لزماننا عیب سوانا (۷۸)

ہم زمانے کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ عیب زمانے میں نہیں بلکہ ہمارے اپنے اندر ہے

احفظ لسانک ایھا الانسان

لا یلد غنک انہ ثعبان (۷۹)

(اپنی زبان کی حفاظت کر کہیں یہ تجھے ڈس نہ لے کیونکہ یہ ایک اژدہا ہے)

امراء اور سلاطین کے دربار سے اجتناب:

ان الملوک بلاء حیثما حلوا

فلا یکن لک فی ابوابھم ظل (۸۰)

بے شک بادشاہ ایک آزمائش ہیں جہاں اتریں تیرا سایہ تک ان کے دروازہ پر نہ پڑے۔

فاستعن باللہ عن ابوابھم کرما

ان الوقوف علی ابوابھم ذل (۸۱)

(ان کے دروازے پر حاضری سے اللہ کی پناہ مانگ۔ کیونکہ ان کے دروازے پر حاضری میں ذلت ہے

اہل بیت و صلحاء سے محبت:

یا آل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ (۸۲)

(اے اللہ تعالیٰ کے رسول کے گھر والو! تمہاری محبت فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ محبت کرنے کا حکم قرآن مجید میں دیا ہے)

اذا نحن فضلنا علیا فاننا
روافض بالتفضیل عند ذوی الجھل (۸۳)

جب ہم حضرت علیؓ کی فضیلت بیان کرتے ہیں تو جاہل ہمیں رافضی کہتے ہیں

وفضل ابی بکر اذا ما ذکرته
رمیت بنصب عند ذکری للفضل (۸۴)

اور جب میں حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو مجھے تلوار کے دستے سے مارا جاتا ہے۔

علم کی فضیلت:

رائیت العلم صاحبه کریم۔
ولو ولدته آباء لئام (۸۵)

(میں نے صاحب علم کو باعزت دیکھا ہے۔ خواہ اس کے ماں باپ کم رتبہ ہی کیوں نہ ہوں۔

انہی موضوعات جیسے دیگر معاشرتی و دینی مسائل سے متعلق عنوانات مثلاً عزت نفس، مساعدت مظلوم، محنت، حب وطن، احترام انسانیت، عفو ودرگزر تحدیث نعمت، تواضع للعلماء، موت کے لیے تیاری، رحمت خداوندی کی امید وغیرہ پر آپ نے شعر کہے ہیں (۸۶)

عالم اسلام کا یہ جلیل القدر، ہمہ صفت موصوف، فقہ اسلامی کا امام قاہرہ میں رجب کی آخری جمعرات ۲۰۴ھ راہی ملک عدم ہوا (۸۷) انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تعلیمی سفر کے دوران جب ہمیں جامعہ الازہر قاہرہ (مصر) جانے کا اتفاق ہوا تو قاہرہ میں امام شافعیؒ کی قبر پر بھی جانے کا موقع ملا۔ یہ جگہ آج کل تربتہ الشافعی کے نام سے معروف ہے۔ اور یہ Locality محلہ امام

شافعیؒ کے نام سے موسوم ہے۔ امام شافعی کی قبر کے ایک طرف سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھائی کی قبر بھی ہے۔ اللہ ان بزرگان دین پر اپنی لازوال رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

حوالہ جات

۱۔ یاقوت ۲۸۱/۱۷، ابن خلکان ۱۶۳/۴، کحالہ ۱۳۲/۹، قمی ۳۱۳/۲، شیرازی ۴۸، سبکی ۲۲۵، اسنوی ۱۱/۱، بغدادی ۵۶/۲

۲۔ یاقوت ۲۸۲/۱۷، ابن خلکان ۱۶۵/۴، بغدادی ۵۹/۲، اسنوی ۱۱/۱۔

۳۔ اسنوی ۱۱/۱، خضری ۲۵۱۔

۴۔ بغدادی ۵۹/۲، ابن خلکان ۱۶۵/۴، اسنوی ۱۱/۱، کحالہ ۳۲/۹

۵۔ اسنوی ۱۱/۱، بغدادی ۶۳/۴، کحالہ ۳۲/۹، قمی ۳۱۴/۲۔

۶۔ یاقوت ۲۸۵/۱۷، خضری ۲۵۱

۷۔ یاقوت ۲۸۳/۱۷، کحالہ ۱۲۱۳/۳

۸۔ یاقوت ۲۸۳/۱۷۔ ۲۸۵۔

۹۔ بغدادی ۶۳/۲ کے مطابق آپ نے بیس سال بادیہ نشینی اختیار کی۔

۱۰۔ ایضاً۔

۱۱۔ یاقوت ۲۸۳/۱۷۔ ۲۸۵۔

۱۲۔ خدوری (مقدمہ ترجمہ الرسالہ للشافعی بزبان انگریزی) ۱۱۔

۱۳۔ اسنوی ۱۳/۱۔

۱۴۔ زمخشری ۴۶۹/۱۔

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ خضری۔ ۲۵۵

۱۷۔ زیات ۔ ۲۵۶

۱۸۔ اسنوی ۱/۱۳۔

۱۹۔ ا' ایضاً

۱۹۔ ب' یاقوت ۶/۳۲۹

۲۰۔ ابن خلکان ۴/ ۱۶۳' ۱۶۶۔

۲۱۔ بغدادی ۲/ ۶۷

۲۲۔ احمد امین ۲/۲۱۹

۲۳۔ بغدادی ۲/ ۶۳

۲۴۔ شافعی (ا) ۳۹۔ ابن خلکان ۴/ ۱۶۷ پر بالعلماء کی بجائے بالفقہاء ہے۔

۲۵۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۰۔ ۲۲

۲۶۔ ابن رشیق ۱/ ۴۰۔

۲۷۔ الاسنوی ۱/ ۱۳

۲۸۔ ابن خلکان ۴/ ۱۶۶

۲۹۔ احمد امین ۲/ ۲۱۹۔

۳۰۔ نویری ۴/ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔

۳۱۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۵

۳۲۔ الاسنوی (حاشیہ) ۱/ ۱۳۔

۳۳۔ زیات ۱۲۰' ۱۵۷۔

۳۴۔ ایضاً ۸۳

۳۵۔ ایضاً ۱۵۷۔ راجح قول یہ ہے کہ اس روایت کو مطیع بن ایاس یا ابو نواس نے توڑا۔

۳۶۔ اسکندری ۱/۱۷۰۔

۳۷۔ زیات ۱۵۹، اسکندری ۱۶۹۔ ۱۷۰

۳۸۔ یوسف اسعد ۱/۹۳

۳۹۔ ملاحظہ ہو ۲۴۔

۴۰۔ شافعی (i) ۱۷

۴۱۔ النساء ۹۷

۴۲۔ شافعی (i) ۴۱

۴۳۔ التوبہ ۳۲

۴۴۔ الشافعی (i) ۱۷

۴۵۔ النمل ۳۴۔

۴۶۔ ابن خلکان ۴/۱۶۳، رازی ۱۴۶

۴۷۔ شافعی (i) ۴۶

۴۸۔ نووی ۵۳۲

۴۹۔ شافعی (i) ۲۱

۵۰۔ عسقلانی ۱/۲۴۸

۵۱۔ شافعی (i) ۶۹

۵۲۔ نووی ۲۳۸

۵۳۔ ملاحظہ ہو نمبر ۲۵

۵۴۔ شافعی (i) ۲۸

۵۵۔ا. ابو تمام ۲۰۔

۵۵۔ب. ایضاً ۳۰۲

۵۶۔ا۔ شافعی (i) ۶۱

۵۶۔ب۔ کعب بن زہیرہ، اعشی ۱۳۔

۵۷۔ شافعی (i) ۵۵

۵۸۔ امرو القیس (معلقہ) ۷

۵۹۔ شافعی (ii) ۱۹۶/۱، زہیر (دیوان) ۶۳

۶۰۔ ایضاً ۲۲/۱

۶۱۔ ایضاً ۱۴۱/۲

۶۲۔ ایضاً۔

۶۳۔ ایضاً ۶/۴، اعشی (دیوان) ۱۲۲۔ اجارتنا کی بجائے یا "جارتی"

۶۴۔ شوقی ضیف (العصر العباسی) ۲۹۰۔ ۴۳۴۔

۶۵۔ ایضاً

۶۶۔ ایضاً ۲۴۰۔ ۲۵۱

۶۷۔ ایضاً ۳۹۹۔ ۴۱۳ (شعراء الزہد)

۶۸۔ شافعی (i) ۵۴

۶۹۔ ایضاً ۶۶

۷۰۔ ایضاً ۸۳

۷۱۔ ایضاً ۳۸

۷۲۔ ایضاً ۳۹۔

۷۳۔ ایضاً ۔

۷۴۔ ایضاً ۵۲

۷۵۔ ایضاً ۶۴

۷۶۔ ایضاً ۶۵۔

۷۷۔ ایضاً ۵۸۔

۷۸۔ ایضاً ۸۲

۷۹۔ ایضاً

۸۰۔ ایضاً ۷۱

۸۱۔ ایضاً

۸۲۔ ایضاً ۷۲

۸۳۔ ایضاً

۸۴۔ ایضاً ۷۲

۸۵۔ ایضاً ۷۳۔

۸۶۔ ملاحظہ ہو شافعی (i)

۸۷۔ بغدادی ۷۰/۲